لاحاصل
ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

لاحاصل

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

دار الابدال
اسلامی جمہوریہ پاکستان

زندگی
تجھے جینے کے لیے روز مرتا ہوں میں

بھلا کرتے ہیں دعا لیتے ہیں
دشمنوں سے بھی نبھا لیتے ہیں

ہم سا بھی کوئی شریف ہے جہاں میں
کہ وفا کے عوض دغا لیتے ہیں

بتائے کوئی ان کو رہگزر
ہر سانس پہ ان کا نام لیتے ہیں

تم جان بھی لو تو غم نہیں
آخر جان بھی تو دغاباز لیتے ہیں

گورا نہ ہو بغیر جن کےسانس لینا
بن ان کے ہم زندگی گزار لیتے ہیں

میرے لیے کیا ہو تم
صبح کا پہلا خیال، رات کی آخری یاد ہو تم
ہاں جان لو
مشکبار ہوا کا دلنشین جھونکا ہو تم
الفاظ میں جو نہ بیان ہو سکے
تخیلات کا وہ حسین منظر ہو تم
میری دھڑکن

میری سانسیں
میری زندگی ہو تم
میری چاہت
میری عاشقی
میری شاعری کا عنوان ہو تم
میں تمھیں کیسے بتاؤں جاناں
میرے لیے کیا ہو تم

سفر میں قافلوں کے ساتھ چلے تو جانا
سراب نکلے وہ دریا جو ہم نے سمجھے تھے

اپنا بنایا جو انہیں تو ہم نے یہ جانا
گمان تھے وہ تعلق جو ہم نے سمجھے تھے

زندگی پھول کی طرح ہے
اور تم اس کی خوشبو ہو

دور بیٹھا خود سے دیکھ رہا ہوں آئینہ
میں نہیں تو ہی نظر آتا ہے مجھے

ذوق تبسم بڑھتا گیا

اسے جتنا یاد کیا

دست دعا اٹھتے گے

اسے جتنا یاد کیا

شوق دید بڑھتا گیا

اسے جتنا یاد کیا

ہجرفراق میں تڑپتے گے

اسے جتنا یاد کیا

نار عشق میں جلتے گے

اسے جتنا یاد کیا

آہیں ہی آہیں بھرتے گے
اسے جتنا یاد کیا
ظالم گمان کرتے گے
اسے جتنا یاد کیا
درد دل بڑھتا گیا
اسے جتنا یاد کیا
پھر رفتہ رفتہ بھولتے گے
اسے جتنا یاد کیا

تیری یاد ہی تو نہیں دل جلانے کو
اور بھی کام ہیں اس دیوانے کو

قرب اختیار کرو یا دوریاں
اب کہاں تمعارے جال میں آنے کو

میری زندگی ہے فقط تیری نگاہ میں
بےمقصد، بےمعنی، لاحاصل

تم
میرے لیے
کسی حسین خواب سے کم نہیں ہو

خوشی، غم، اندھیرا اور روشنی زندگی ہے
ناجانے کیوں لگتا ہے یہ کچھ نہیں ہے

دل کی ہر بات پہ دھیان ہونا کچھ آسان نہیں
ساری ہستی کا مٹ جانا کچھ آسان نہیں

اُن کی گلی میں جائیں تو دید ہو
اُن کی گلی میں جانا کچھ آسان نہیں

اب رہنے دو اب وعدہ نہ کرو
اب وعدہ وفا ہونا کچھ آسان نہیں

خاموش ہیں آسمان بھی میرے ساتھ
درد دل بیان کرنا کچھ آسان نہیں

ہو چلا ہوں مسافر روک لو تڑپ کر
کہ لوٹ کر آنا کچھ آسان نہیں

یہ عطا ہے کوئی کمال نہیں
رضوان ہونا کچھ آسان نہیں

کلام ان کا رکتا ہی نہیں
بات سے بات جڑی رہتی ہے

وحشت کے گھپ اندھیروں میں
جدائی کے طویل غموں میں
میں خود سے ٹوٹنے لگا ہوں
اب آؤ اور سہارا دو مجھے

میرے گمان میں
میرے تخیلات کی وادی میں
تم ہو
تم زندہ ہو، تم جانِ جاناں ہو
اب لوٹ آؤ
یہ میری جان کا تقاضہ ہے

تجھے بھولیں ہو ہم سے یہ گناہ توبہ
قبل اس کے ہم مر کیوں نہ جائیں

ہم نے خود کو پہچان لیا ہے
اِس لیے تمھیں بھلا دیا ہے

تم آرزو وصل رکھتے ہو میں نے
خود کو خود سے جدا کیا ہے

بھول جاؤ وہ اہل جفا ٹھہرے
یہ وعظ دل کو سنا دیا ہے

کیا دیکھتے ہو کچھ نہ دیکھو
وہ ہی پرانا گماں کیا ہے

اک جھلک رخ یار کے بدلے
بدبختوں نے ایمان کا سودا کیا ہے

لوگ پوچھتے ہیں کیوں رضوان
جینے کا انداز بدل دیا ہے

تم ہی دنیا ہو دھوکا کھایا تھا
تم بھی دنیا ہو یقین ہو گیا ہے

آ میں تجھے اک رمز بتاؤں یہ
نار عشق لگائے نہ لگے بجھائے نہ بجھے

آج پھر وہ لمحے یاد آ رہے ہیں
وہ خوشیاں وہ غم یاد آرہے ہیں

جن سے بچھڑے مدت ہوئی
وہ چہرے یاد آ رہے ہیں

میرے لفظوں میں درد پنہاں ہے
تیری یادوں کا اک ثمر

غم کے بادل آتے ہیں
ہر سو چھا جاتے ہیں

آنکھیں نم ہوتی ہیں
اپنے جب بچھڑ جاتے ہیں

مت گھبرا پیارے
یہ ہر دہلیز پہ آتے ہیں

نا چاہتے ہوئے بھی طاہر
کچھ چہرے دل میں اتر جاتے ہیں

بولیے مت، شور نہ مچائیں، صاد کیجیے
اس شہرِ بے رحم میں سچائی بھی جرم ہے

وصل نہیں صاحب ہجر چاہیے
بندہ صالح کا فقر چاہیے

دل جلتا رہے ہاتھ اٹھتے رہیں
ایسا سوز دل و جگر چاہیے

ہر جان تڑپ اٹھے پھر ہو تازہ غم
بزم میں حسن کارگر چاہیے

راہ کٹھن، منزلیں ہوں آسان
اس بار کوئی ہم سفر چاہیے

ہم بیمار تندرست ہوں گے مگر
اب دوا تیری نظر چاہیے

لوگ چاہتے ہیں میری خاموشی توڑنا
حشر سے پہلے انہیں اک حشر چاہیے

یہ بھولنے کے ہی قابل تھے طاہر
ہم نہیں انہیں قمر چاہیے

بعد مدت ہوا ہم پر یہ راز افشاں
میرے بھروسہ کے بھی طالب غیر نکلے

اندھیرے میں جو محسوس کرتا ہوں میں
وہ آہٹ ہے تیری یادوں کی

محبت

سننے، پڑھنے کو یہ لفظ بڑا پرکشش ہے۔ برا ہو اس محبت کا جس کے دام فریب سے نا کوئی عاصی بچا اور نا ہی پارسا اس نے جاہلوں کو بھی اپنے جال میں پھانسا ہے اور اہل علم کو بھی

محبت

یہ نہیں دیکھتی کہ اس کی زد میں آنے والے کا ماضی، حال اور مستقبل کیسا ہے؟

وہ کیا سوچتا ہے اور کیا سمجھتا ہے اور کیا کرنا چاہتا ہے؟

یہ تو بس آتی ہے اپنا جال پھینکتی ہے اور شکار کر کے چلی جاتی ہے

اس کے سحر میں گرفتار ہونے والا اندھا ہو جاتا ہے جی ہاں اپنے محبوب کی محبت میں اسے ہر طرف اس کا محبوب ہی نظر آتا ہے وہ دیکھتا ہے تو اپنے محبوب کو وہ سوچتا ہے تو اپنے محبوب کے بارے میں اسے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی لوگ اس کے بارے میں کیا کہیں گے؟

نہ وہ یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کا محبوب دنیا والوں کی نظر میں کیسا ہے کیونکہ اس کا محبوب ہی

اس کی دنیا ہوتی ہے

وہ اپنے اندر ایسی بے چینی ایسا درد، اور ایسی تکلیف محسوس کرتا ہے جسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا

وہ محبوب سے دور ہو تو تڑپتا ہے پاس آئے تو پگھل جاتا ہے

نہ وصال یار میں سکون نہ فراق یار میں چین پاتا ہے

گویا وہ حال دل سے کہہ رہا ہوتا ہے

جائیں تو ہم کہاں جائیں
درد دل سنائیں تو کسے سنائیں

ہر سانس تیری یاد میں گزرتی ہے
ہر لمحہ تم سامنے ہوتے ہو جاناں

تنہائی بھی نہ کر سکی میرے غموں کو ہلکا
زندگی کے ان مقدر دنوں میں ہرلمحہ اچھا ہے

غم کے بادل آتے ہیں
ہر سو چھا جاتے ہیں

آنکھیں نم ہوتی ہیں
جب اپنے بچھڑ جاتے ہیں

مت گھبرا پیارے
یہ ہر دہلیز پہ آتے ہیں

نا چاہتے ہوئے بھی طاہر
کچھ چہرے دل میں اتر جاتے ہیں

آخر تم نے بھی محبت کو رُسوا کر ہی دیا

کہنے کو لاکھ باتیں دل میں پوشیدہ مگر
کوئی سننے والا ہم راز تو ہو

زندگی اک تماشہ، جینے کا بہانہ ہے
تیری یادوں کا آشیانہ، مرنے کا ٹھکانہ ہے

تنہا جو ہوئے ہم زمانے میں کہ
اعتماد تھا جن پر وہ ہی خائن نکلے

ہر شام، شام غم ہر سحر سحر فراق
ہزار غم جسم ناتواں پر آئے کیوں

آج پھر باد صباء مشکبار ہے
چھڑا جو ذکر زلف یار ہے
جونام لے ان کا تو ادب سے
میرا محبوب، میرا وہ دلدار ہے

آنکھوں کی نمی سے عیاں ہے غم فراق
یوں بھی تو حال دل بیاں ہوا کرتا ہے

نالاں ہیں مجھ سے اپنے ہی یاران محفل
ناصح کیوں ہوا میں ان کی ہر لغزش پہ

اندھیرا ہے ہر سو نفرتوں کا
محبت کا دیپ مجھے جلانا ہے

ابھی ٹھہریے وقت محفل پڑا ہے صاحب
وہ آتے ہی ہوں گے، جلوہ جاناں دیکھتے جایئے

کن تصورات میں تم گم ہو
میں وہ نہیں لوگ جو کہتے ہیں

غمگین نہ کریں تجھے اُس دل غافل کی بے رخیاں
فردوس حیات میں گل رعنا اور بھی ہیں

تجھ سا حسین کوئی دنیا میں کہاں
تیرا عکس ہی تیرے مقابل آئے

دیکھے کہیں ٹوٹ نہ جائے آپ سے
وفا کی آخری زنجیر ہوں میں

مانا تنہا ہوں، خود سے بیگانہ ہوں میں
حد میں رہو، مت سمجھو افسانہ ہوں میں

یاداور جذبات(۱)

یہ زندگی بہت حسین ہے کیونکہ اس زندگی نے مجھے تمعارے جیسا اچھا دوست دیا ہے
قدرت کا یہ فیصلہ بہت خوبصورت ہے کہ ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود اس نے ہمیں ایک
دوسرے کو سمجھنے کا موقع دیا اگرچہ ہمارے درمیان زمینی فاصلے ہیں مگر وہ دن دور نہیں جب میں
تمعارے سامنے بیٹھا تمعارے خوبصورت چہرے کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا ہوں گا اور
تمعاری میٹھی باتوں کی آواز میرے کانوں کے پردوں کے ساتھ ٹکرا رہی ہوگی۔
تم میرے لیے کسی حسین خواب سے کم نہیں ہو
میرے خیالات تمعارے بارے غلط نہیں ہوسکتے، مجھے یہ سوچ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ تم ان افراد

(۱) رضوان طاہر کے ایک بہت ہی اچھے اور پیارے دوست انگلینڈ میں رہتے ہیں جن سے وقتاً فوقتاً بات چیت ہوتی رہتی ہے وہ اپنے مکتوبات میں بڑی محبت کا اظہار کرتے ہیں یہ ان کو لکھا گیا ایک محبت بھرا جوابی مکتوب ہے جسے آپ دوستوں کی نذر کر دیا گیا ہے۔

میں سے ہو جو دوستوں کی قدر کرتے ،ان کے جذبات اور احساسات کو خیال رکھتے ہیں خوش قسمت ہے وہ شخص جسے تمعارے جیسا اچھا دوست ملا۔
اللہ تمعیں اپنی حفاظت میں رکھے۔امین
ہمیشہ خوش رہا کرو۔اپنا اور اپنی فیملی کا خیال رکھنا۔

اوروں کو کیا بتائیں ہم خود بھی
تیرے نہ ملنے کے اسباب کم جانتے ہیں

دل کی بات پہنچ جائے ان تک
یہ شعر سخن تو ایک بہانہ ہیں

تم
میرا انتخاب ہو اور
میرا انتخاب غلط نہیں ہو سکتا

تیرا خیال غم حیات بن گیا
رات آتی ہے کہیں نیند کو چھوڑ کر

سمجھ چکا تیرے دل کو تم بھی آشنا ہو
حیران ہوں، اب تمھیں اور کیا چاہیے

غم جاناں، ہجر یاراں، احساس عصیاں رلاتا ہے
تیرا بچھڑنا، بچھڑ کے یاد آنا رلاتا ہے

رسوا ہوتے ہیں ہم تو ہونے دیجیے
خبروں کو اپنی عام ہونے دیجیے

یہی تھی عرض تمنا ان کی
کہنی ہے دل کی بات کہنے دیجیے

چھوڑ تیرے قابل نہیں وہ
لوگ کہتے ہیں کہنے دیجیے

ٹوٹے رشتوں کے بعد تم سے
تعلق وفا ہے نبھانے دیجیے

حاصل زندگی اتنا ہے ہم دم
جاتا ہے جو اسے جانے دیجیے

عدوت کا نام رکھ دیا ہے الفت
سیکھ لیا ہے یہ ہنر ہم نے سامراج سے

کب تک رہے گی یوں بے قراریاں
کسی دن تو جان، جان بن کے ملے